عمدۃ البیان

فی جواب سوالات اہل القادیان

مصنّفہ

قاضی عبد الغفور ساکن پنجہ۔ ضلع شاہ پور

ڈاک خانہ مٹھہ ٹوانہ

(خالد پرنٹنگ پریس سرگودھا میں چھپا)

(حافظ محمد اسلم کاتب ملازم پریس ھذا)

مسمیاً حامداً مصلیاً مسلماً

عمدة البیان فی جواب سوالات اہل القادیان

امابعد

قادیانیوں نے چند سوالات اپنے مذہب کے صداقت کے لئے دلائل قرآن سے پیش کئے ہیں ان کو معہ جوابات ہدیہ ناظرین پیش کیا جاتا ہے تاکہ حق و باطل ظاہر ہو۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (حق آیا اور باطل (ناحق) بھاگا بلاشبہ ناحق بھاگا کرتا ہے۔ قادیان کے مرزائیوں نے آٹھ سوالات پیش کئے ہیں اول انکا ملاحظہ فرمائیں پھر ان کے جوابات کا ملاحظہ فرمائیں۔

سوالات

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کی فوتیدگی قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی و مطھرک من الذین کفرو الآیتہ ترجمہ (جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا اور اٹھانے والا ہوں اور کافروں کے الزام سے پاک کرنے والا ہوں) اس کی تفسیر عبداللہ بن عباس نے یوں فرمائی ہے۔ کہ متوفیک کے معنے ممیتک کے کئے ہیں کہ میں نے تجھے مارا یعنے فوت کئے گئے ہیں تو معلوم ہوا کہ رئیس المفسرین عبداللہ بن عباس نے فوت ہونے کے کئے ہیں۔ لھذا وہ فوت ہو چکے ہیں۔

جواب۔ اقول و باللہ التوفیق ۱ تفسیر عبداللہ بن عباس میرے سامنے موجود تھے وہ اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں مقدم موخر ہیں میں تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں اور کافروں کے داؤ سے تجھے نجات دینے والا ہوں عبارت یوں (مقدم و مؤخر ویقول انی رافعک الی و مطھرک منجیک من الذین کفرو)

۲ متوفیک اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اسم فاعل استقبال پر دلالت کرتا ہے یہ مستقبل ہوا کہ میں تجھے فوت کرنے والا ہوں یہ نہیں کہ تم کو فوت کر چکا۔ اس پر قرینہ ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا (ثم متوفیک قابضک بعد النزول) تمہارے اترنے کے بعد پھر تجھے قبض کرونگا۔ معلوم ہوا کہ ابھی قبض کیا نہیں آئندہ قبض فرمائیگا۔ جیسے کہ تفاسیر واحادیث میں موجود ہے اور اناجیل میں بھی موجود ہے دیکھو انجیل برنباس۔

۳ توفّی کے معنے فوت ہی میں منحصر نہیں توفّی اپنے اپنے موقع پر آتا ہے کبھی حقیقی معنے میں آتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید کے مقامات پر حقیقی معنی میں توفّی فوت کے معنے میں مستعمل ہے۔ والذین یتوفون سے چند آیات نقل کی گئی ولکن اعبد اللہ الذی یتوفیکم تک بیان کی گئی۔

احمدی پاکٹ بک ص $\frac{۱۷۴}{۱۷۵}$ اور احادیث سے ص $\frac{۱۷۶}{۱۷۷}$ اور عرف عام ص۱۸۰ لغت ص۱۸۱ تفاسیر ص۱۰۲ سے ص۱۸۶ تک ان سب مقامات پر حقیقی معنے مراد لئے گئے ہیں اور کبھی مجازی معنے مراد ہوتے ہیں۔ جیسے توفی کل نفس ما کسبت پارہ ۳ (ہر نفس اپنی کمائی کا پورا بدلا دیا جائیگا) وھو الذی یتوفیک باالیل ویعلم ماجرحتم باالنھار (وہ ذات پاک تمہیں رات کو فوت

کر دیتا ہے اور تمہاری ان کاروائیوں کو جانتا ہے)

بہت سے مقامات ہیں جہاں حقیقی معنے ہوتے ہیں اور ایسے مجازی معنے مستعمل ہوتے ہیں لہذا یہاں پر توفّی کے معنے مجازی ہیں جیسے کہ توفی کل نفس ماکسبت اور یتوفیکم میں مجازی معنے مراد بلکہ اس کے معنے پورا کرنے کے ہیں بڑا قرینہ قرآنیہ موجود ہے وان من اهل الکتاب الا لیومن به قبل موته (ایسا اہل کتاب کوئی نہ ہوگا جو عیسےٰ علیہ السلام کے فوت ہونے پہلے ایمان نہ لائے) حالانکہ ابھی تک لاکھوں یہودی عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے معلوم ہوا کہ قبل از قیامت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور یہود اور دھر کے عیسائی عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے تب قیامت آئے گی یہ قرینہ ہے یہاں توفّی کے مجازی معنے مراد لینے کے بعد از نزول توفیك کے حقیقی معنے مراد ہونگے۔

چنانچہ تفسیر عباسی میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ معنی و تفسیر فرمائی (یہودی و نصاریٰ عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ضرور ایمان لائیں گے کہ عیسیٰ نبی تھے) ساحر جادوگر نہ تھے اور نہ خدا تھے اور نہ خدا کے شریک اور نہ بیٹے تھے اور یہ انکے مرنے (عیسےٰ) پہلے اور انکے اترنے کے بعد پھر انکے بعد عیسیٰ علیہ السلام فوت ہونگے) وان من اهل الکتاب ای وما من اهل الکتاب الیهود والنصاری الا لیومنن به بعیسی انه لم یکن ساحر ولا الله ولا ابنه ولا شریکه قبل موته قبل خروج نفسه عند المعائنة ولا ینفعه ذالك. ویقال قبل موته بعد نزول عیسی ثم یموت اور قرینہ ہے عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان پر سے اترنے کا تفسیر عباسی میں ہے (وانه لعلم للساعته)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت (کے آنے کی) نشانی ہیں۔ ورنہ یعنے نزول عیسےٰ ابن مریم (لعلم للساعته) لبیان قیام الساعته) یہ تفسیر عباسی میں موجود ہے۔ اور لعینہ عبارت نقل کی گئی ہے۔ اور وماقتلوه وماصلبوه و لکن شبه لهم اور وماقتلوه یقینا بل رفعه الله الیه) یعنے عیسےٰ علیہ السلام کو نہ تو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا اور نہ ہی انکو قتل کیا بلکہ خدا تعالیٰ احادیث تفاسیر میں بھی عیسےٰ علیہ السلام کا زندہ مع جسم جانا اور واپس آنا معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے یہود کو فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے حدیث (قال الحسن یهود ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامته) از تفسیر در منثور بحوالہ سیف چشتائی صـ ۲۵ ۲/

۲۔ عبداللہ بن عباس نے حدیث بیان فرمائی۔ میرے بھائی عیسےٰ علیہ السلام اس وقت آسمان سے نازل ہونگے (روی ابن اسحاق بن بشیر وابن عساکر عن ابن عباس حدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فعند ذالك نزل اخی عیسی ابن مریم من السماء کنز العمال قرینہ بل رفعه الله الیه تفسیر عباسی میں ہے الی السماء اور اٹھائے گئے آسمان کی طرف۔

۳۔ تفسیر ابن جریر میں ہے ابھی تک عیسےٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف عیسےٰ علیہ السلام کو اٹھالیا (روی ابن جریر وابن حاتم من ربیع قال ان النصاری اتوا النبی صلی الله علیه وسلم

۴۔ .... قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت

وان عیسیٰ یا علیہ الغناء)

حدیث :- عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام حضور کے ساتھ دفن ہونگے۔ چوتھی قبر عیسےٰ علیہ السلام کی ہوگی۔

(عن عبداللہ ابن سلام قال یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعا)

۵ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا جبکہ عیسےٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے اور تمہارے امام ہونگے۔

(حدیث :- عن ابی ہریرۃ کیف انتم اذا انزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم رواہ البیہقی فی کتاب الاسماء الصفات)

سوال ۲ :- دوسرا سوال مرزائیوں کا یہ ہے کہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تین الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ ایک کلمہ اذ دوسرا قال تیسرا انت قلت یہ تینوں ماضی پر دلالت کرتے ہیں یعنے عیسےٰ فوت ہو چکے۔

جواب ۲ :- یہ قیامت کا واقع بیان ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام سے جب نصاریٰ کے بگڑ جانے کی وجہ ہوگی اور سوال ہوگا اس کا ثبوت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ بروز قیامت فرمائیگا تفسیر عباسی میں ہے (واذ قال اللہ یا عیسیٰ یقول اللہ یوم القیامتہ) (جلالیں) اور کمالین میں ہے۔ ماضی مضارع کے معنے میں ہے۔ قالماضی بمعنی المضارع

اذ یجیٔ بمعنے اذا ولو تری اذا فزعوا) تو یہاں قال بمعنے یقول ہے

سوال ۳ :- حدیث کوثر مشہور ہے۔ کہ حضور علیہ السلام سے خدا تعالیٰ دریافت فرمائیگا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے بعد تمہاری امت نے کیا عمل کئے تو آپ نے فرمایا کہ میں ویسے جواب دونگا جیسے کہ عبد صالح عیسےٰ نے جواب دیا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم) پس جب کہ تو نے مجھے فوت کیا۔ معلوم ہوا کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

جواب ۳ :- حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جب تو نے مجھے ان کے درمیان سے اٹھالیا (فلما توفیتنی رفعتنی من بینہم) اور اس کا قرینہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا قال اللہ یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ یعنے جب سچے لوگوں کو ان کا سچ نفع دیگا۔ قال اللہ سیقول من الیوم ینفع الصادقین صدقہم) پس حدیث کوثر اور عبداللہ بن عباس نے اپنی تفسیر میں واضح کر دیا۔ کہ یہ واقعہ قیامت میں ہوگا۔

سوال ۴ :- وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ الاٰیۃ۔ کوئی نبی زندہ نہیں رہا اس سے جتنے پہلے گذرے سب فوت ہوگئے۔ عیسےٰ علیہ السلام بھی نبی تھے۔ وہ بھی فوت ہوگئے۔

جواب ۴ :- تفسیر ابن عباس میں خلت کے معنے موت کے نہیں کئے بلکہ عبداللہ بن عباس نے خلت کے معنے گذرنے کے کئے ہیں (وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل قد مضت من قبلہ الرسل) قرینہ تبادر ہے کہ یہاں عیسےٰ علیہ السلام کا نہ سابق اور نہ لاحق میں کہیں ذکر ہے۔ ہمکا شان نزول دیکھنا چاہئے یہ شان نزول حضور علیہ السلام کو صدمہ پہونچنے کا اور مستقل مزاج رہنے کا اور مسلمانوں کو تعلیم دینا اور ترغیب جہاد پر مستقل رہنے

اور غزا کی ترغیب دلانے کی ہے۔ نہ کہ عیسٰی علیہ السلام کا نام نہ ذکر نہ موت کا نہ جہاد کا اور اگر خلت کے معنے موت کے حسب مرضی مرزا لئے جائیں واذ خلو اور واذا خلا اور سنت اللہ التی قد خلت کے معنے کریگا کہ منافق اپنی سنگت میں مرنے کے لئے جاتے تھے اور خدا تعالیٰ کی سنت مرگئی۔ محض خود غرضی کے لئے مرزا صاحب قرآن مجید کی تحریف کرتے رہے۔

سوال نمبر ۵۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اس کا جواب گذر چکا۔

سوال نمبر ۶۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد (آپ سے پہلے کبھی بشر ہمیشہ کے لئے نہیں رہا کسی کے لئے ہمنے خلد نہیں کیا) اس سے معلوم ہوا کہ جب پہلے کوئی ہمیشہ نہیں رہا تو عیسٰے علیہ السلام بھی زندہ نہیں رہے فوت ہو گئے ہیں۔

جواب نمبر ۶۔ اب دیکھنا ہے کہ اس آیت کریمہ کا شان نزول کیا ہے اور یہ کس لئے آیت نازل ہوئی۔

جواب نمبر ۶۔ تفسیر عباسی میں اس آیت کریمہ کا شان نزول یوں لکھا ہے کہ کفار حضور علیہ السلام سے بتوں کی توہین سنکر آپ کی وفات کے منتظر تھے کہتے تھے کب تک توہین کریگا کسی دن تو فوت ہو جائیگا ہماری جان چھوٹ جائیگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ آپکی وفات کے منتظر ہیں تو کفار کب تک ہمیشہ کے لئے رہیں گے آخر وہ بھی مرجائیں گے (تفسیر عباسی میں ہے (نزلت ھذہ الآیۃ فی قولھم ننتظر محمدا حتی یموت فنستریح فقال تعالیٰ یا محمد افان مت فھم الخالدون) عیسٰے علیہ السلام کا نہ ذکر ہے نہ بیان یونہی قادیانیوں کا گمان ہے پس یہ حجب ان کی بے فائدہ اور فضول ہے۔

سوال نمبر ۷۔ وفیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ اے آدم تم اسمیں سے نکلے اس زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسمیں مرو گے اور اسی سے نکلو گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمیوں کی رہائش زمین میں ہے نہ کہ آسمان پر پھر عیسٰے علیہ السلام آسمان پر کیسے چلے گئے۔

جواب نمبر ۷۔ یہ خطاب آدم علیہ السلام کو تھا نہ عیسٰے علیہ السلام کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کئی ہزار برس آدم علیہ السلام کے بعد ہوئے۔ ان کو اس آیت سے کیا تعلق اور نہ اس آیت میں عیسٰے علیہ السلام کا ذکر ہے پھر ان کے ذمہ کہاں سے لگایا گیا۔ اس کے علاوہ کب منکر ہیں کہ عیسٰے تشریف دنیا میں نہ لائیں گے۔ بلکہ ضرور تشریف لائیں گے نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی بعدہٗ وہ فوت ہونگے لوگ جنازہ پڑھیں گے قیامت کے دن قبر سے مٹی سے زمین سے نکلیں گے جیسے اور لوگ دفن ہونے کے بعد نکلیں گے عیسٰی علیہ السلام بھی حضور کے روضہ سے باہر آئیں گے۔

سوال نمبر ۸۔ (ومن نعمرہٗ ننکسہ فی الخلق) جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اس کو پیدائش الٹا کر دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ عمر بیکار ہے لہذا عیسٰیؑ کو عمر زیادہ نہیں دی گئی۔

جواب نمبر ۸۔ ومن نعمرہٗ ننکسہ کا یہ جواب دیا تفسیر عباسی میں کہ ہم انسان کو پہلی حالت میں لاتے ہیں گو اس کا مزاج لڑکوں جیسا ہو جاتا ہے (نخططہ فی الخلق ای فی خلق الاول کا نہ طفل) یہاں عیسٰےؑ کا نہ بیان نصاً نہ صریحاً نہ اشارۃً نہ یہاں کوئی تعلق عیسٰے علیہ السلام کا ذکر بے سود ہے۔

سوال نمبر ۹۔ عیسٰےؑ جسد عنصری سے آسمان پر نہیں گئے۔ صرف روح گیا ہے۔ جسد کا آسمان پر جانا محال ہے

جواب ۹ ۔ قرآن کریم میں قتل کا ذکر ہے۔ وما قتلوہ تو قتل جسم کا ہوتا ہے نہ صرف روح کا قتل ہوتا ہے بل رفعہ اللہ روح کی طرف راجع نہیں کہ روح مذکور نہیں جسم مذکور ہے۔ تفسیر عباسی میں ہے بل رفعہ اللہ الیہ قرنیتہ الی السماء مذکور ہے۔ دوسرا ویکون علیہم شہیدا (آپ لوگوں پر قیامت میں گواہ ہونگے گواہی بھی اسی صورت میں ہوگی کہ آپ زندہ رہے ہونگے ورنہ موت کے بعد شہادت بے معنی ہے آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے جیسے کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر تلخیص الحبیر ص ۳۱۹ جلد ۲ میں فرماتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام جسمانی حالت میں زندہ آسمان پر اٹھائے گئے (وما رفع عیسی فاتفق اصحاب الاخبار والتفاسیر علے انہ رفع ببدنہ حیا)

سوال ۱۰ ۔ خرق التیام اور طبقات سماوی وکرہ سماوی طے کرنا ممتنعات سے بلکہ محالات سے۔

جواب ۱۰ ۱۔ جس صورت سے آدم علیہ السلام کو خدا تعالی نے آسمانوں
اور طبقات سماوی عبور کرنے کی طاقت دی ایسے عیسٰےؑ کو اور جیسے حضورؐ
علیہ السلام کو طبقات اربعہ اور سبع سمٰوات طباقا تا طبقہ ہوائی آبی
۲ ناری اور ارضی سے حضورؐ نے عبور فرمایا عیسٰے علیہ السلام نے بھی ایسا
عبور فرمایا۔ یہاں پر فلسفہ اور سائنس کا مقام نہیں ورنہ اس سے
۳ عبور ثابت کر کے دکھایا جاتا۔ اور جیسے اللہ تعالے نے ادریس علیہ السلام
کو آسمان پر زندہ اٹھایا (ورفعناہ مکانا علیا) جیسے
جلالین میں ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ۔ حی فی السماء
الرابعۃ والخامسۃ والسادسۃ حینی فی الجنۃ) (تفسیر عباسی)

چار نبی زندہ ہیں دو آسمان پر ادریس علیہ السلام اور عیسٰے علیہ السلام اور دو زمین پر خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام واللہ اعلم۔ اور رسولوں کے اعمال میں آیت ۹ اور انجیل برنباس اور تورات میں اخنوخ نبی بمعہ گاڑی آسمان پر تشریف لے گئے واللہ اعلم۔

مرزا کی غلطیاں سیف چشتیائی ص ۳ سے ص ۸۱ مسطور ہیں۔

مرزا صاحب نے براہین احمدی ص ۴۹۸/۴۹۹ میں عیسٰے علیہ السلام کا آسمان سے واپس آنا تسلیم کیا ہے۔ ترمذی ابو داؤد انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

کئی جھوٹے مہدی گذرے ۱ عبداللہ المہدی ۲۹۶ھ میں مدعی نبوت ہوا۔ اس نے طرابلس اور مصر بھی فتح کیا مگر ۳۱۶ھ میں مر گیا اسی طرح مہدی گذرے۔ مہدی ہونے کو تو کئی ہوئے۔ نبوت کا دعوٰی بھی کئی لوگوں نے کیا ۱ جیسے اکبر بادشاہ نے ۱۵۸۱ء میں نبوت کا دعوے کیا ۲۵ برس اسی پر قائم رہا پھر مر گیا ۲ عبدالقادر صالح ابن ظریف ۱۶۰۵ء میں نبوت کا دعوے کیا بعد از چند مدت مر گیا ۳ اسی مرزے غلام احمد قادیانی دعوات دین کئی دعوتیں جیسے کہ اسکے دعوٰی پہلے لکھے جا چکے ہیں۔ ایسے سب لوگ اپنا دین و دنیا برباد کر کے دنیا سے نیست و نابود ہو گئے ایسے مرزا بھی اپنی عاقبت خراب کر کے مر گیا۔ نبوت تو کیا بعض نے خدائی دعوے کیا ۱۸۲۰ء میں ایک شخص نے خدا (رب ہونے) کا دعوے کیا۔

(۲) ۱۸۹۵ء میں میری موجودگی میں انبالہ میں ایک شخص نے خدائی دعوےٰ کیا۔

(۳) ایک شخص نے رب ہونے کا پاک پتن میں ۱۹۳۰ء میں خدائی دعوےٰ کیا جس کو میں نے کوٹ پتلون اور ہیٹ پہنے اور اسکے پیچھے سبز جھنڈیاں لئے لوگ پھرتے تھے۔

(۴) ایک عورت نے ربنی (خدا) ہونے کا دعویٰ اسی زمانہ میں کیا اور اس رب مصنوعی کے ساتھ نکاح بھی پڑھا لیا (معلوم نہیں کہ رب اور ربنی سے جو پیدا ہوا اس کا کیا نام رکھا گیا واللہ اعلم) تو اکثر بیدینیوں کا سلسلہ چلتا رہا اور فنا ہوتا رہا مگر ایسا ملحد بے دین ملعون زندیق کوئی نہیں گذرا کہ جس نے اپنے مطلب کے لئے ان پاک جماعت انبیاء علیہم السلام نے جو کہ لوگوں کو بھی پاک کرتے تھے (ویزکیہم کا خطاب اور عہدہ ممتاز تھا) ان کو بھی ناپاک شخص نے دشنام اور گالی دی اور پھر دعوےٰ نبوت کیا علیہ ما علیہ۔

پھر وہ گمراہ انسان اپنے مطلب کے لئے حضور علیہ السلام کے معراج جسمانی کا منکر ہو کر کہتا ہے کہ وہ کشف اور خواب تھا اب سنو حقیقت آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (۳) وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندہ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو ایک رات، ہیں جیسے کہ قرآن مجید و تفاسیر واحادیث واخبار و سیر و تواریخ میں موجود ہے اسکے علاوہ بہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت اور مذہب یہ بیان کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی ہوا۔ ابی بن کعب ابو امامہ تک فتاوی نظامیہ جلد ۶ میں دیکھ لیں اسکو بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجہ شفا قاضی عیاض تحفہ = اس کے علاوہ لغت سے بھی عبد جسم مع روح ثابت ہوتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ میں لفظ سیر ہے وہ جسم مع روح کے ساتھ ہوتا ہے جیسے فاسر باھلک

بقطع من اللیل وسار باھلہ من جانب الطور واوحینا الی موسیٰ ان اسری بعبادی انکم متبعون

لوط علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا روح نکال کر پار نہیں کیا بلکہ ان کو مع جسد و روح دریا سے پار کیا۔ اور شہادت کے لئے یہ عبارات کافی ہیں۔

۱۔ حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۹۰ واسریٰ بعبد..... وکل ذالک بجسدہ صلے اللہ علیہ وسلم

۲۔ زاد المعاد ص ۹۱ جلد ۱ الحق الذی علیہ اکثر الناس ومعظم السلف وعامۃ المتاخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسریٰ بجسدہ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۔ شرح فقہ اکبر اور مدارج النبوہ میں ہے" وخبر المعراج ای بجسدہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تعظیمہ الی السماء ثم ماشاء اللہ فی المقامات العلی اے ثابت تجدیث بطرق متعددۃ فمن ردہ ای ذالک ولم یومن بمقتضی ذالک الامر فھو ضال مبتدع جامع بین الضلالۃ والبدعۃ فتاوی نظامیہ جلد ۶

خلاصہ ان عبارات کا یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اور اکثر صحابہ کرام رض و تابعین و تبع تابعین رح و محدثین و فقہاء و متعلمین اس پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی و روحانی ہوا۔ جب حضور علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانیکا ثبوت کتب سابقہ انجیل برنباس ۱۱۲ فصل امور اور رسالوں کے اعمال آیت ۵ اور تورات میں یہود ایلیاسؑ آنے کے منتظر ہے اور مرزے نے براہین احمدیہ میں خصوص الحکم کا حوالہ دیتے ہوئے تسلیم کیا۔ گو بعد کو منکر ہے مگر تحریر موجود ہے گویا کہ یہود عیسائی مسلمان تورات انجیل قرآن علیے م

کے آسمان پر جانے کے قائل ہیں اور مرزا وہ مقام پر تسلیم بھی کر چکا تو ضد کا کیا علاج۔ اور جو غرض تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی کہ مثل عیسےٰ بروزی ظلی نبی بننے کا شوق تھا۔ مگر دعویٰ بلا حجت و بلا ثبوت کون چلنے دیتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کذب بیانی اور مکر و فریب سے اپنا کام چلانا چاہتے تھے اور سب کو لپیٹ میں ہند و مسلمان عیسائیوں سب کے بزرگ بن کر ہڑپ کرنا چاہتے مگر تمام اندھے یا بے وقوف نہیں کہ سب کو مرزا صاحب اپنے پیچھے چلا کر دوزخی مقبرہ میں ڈالتے۔

الغرض مرزا صاحب کا عقل دو حال سے خالی نہیں عقل سلیم تھا یا عقل سقیم (بیمار تھا) اگر عقل سلیم تھا تو مرزا صاحب نقالی بھانڈ تھے متقی یا کامل مومن نہ تھے کہ جیسے کہ مرزا صاحب عقائد و اخلاق لکھے گئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسےٰ علیہ السلام اور انکی والدہ اور علماء کی توہین کی ہے اور عیسےٰ علیہ السلام کی چادروں اور بسترہ کے اور کھانے پینے اور پخانہ پھرنے اور آسمان پر چڑھنے اور اترنے کے راستے تلاش کرنے اور عیسےٰ علیہ السلام کی بے حد توہین کرنا کیا اسلام کی بو بھی مرزا میں نہیں پائی جاتی اور پھر اپنے خصوصیات اور بچہ (بچھڑے) عنموائیل و بشیر کی ناجائز کرنی اور اپنی شان و شوکت حضور علیہ السلام سے بڑھانی اور پنجتن کی آمد اپنے دروازہ پر ظاہر کرنی اور حضور علیہ السلام روبرو ہمکلام اور خدا تعالےٰ سے ہر وقت بارش کی طرح برستے رہنا اپنے اوپر اپنے مذاہب کے درجات و خطابات اور بعض آیات اپنے حق میں اترتے جیسے انا انزلناہ فی نزل لقادیان الیس اللہ بکاف عبدہ اور خدا کا ہمراز ہونا خدا کا مرز س محیط ہو جانا بلکہ مرزا میں خدا کا دھنس جانا بلکہ خدا ہو جانا اور درحقیقت ہو بہو ہو جانا اور ادھر کرشن جی مہاراج ہو جانا

رشی منی اوتار ہو جانا ملک بے سنگھ ہو جانا اور دعوے کرنا کہ خدا نے مرے سبب دعاوی کو سچا کرنے لا یخلف المیعاد اور پہاڑ ٹلتے اور وعدہ نہ ٹلتے اور کیا کیا فضول بکنا اور دشمنوں کو موت کا خوف و دھمکی دلانا جھوٹ بولنا نہ اسکی زندگی میں جس کی نسبت پیشگوئیاں کیں پوری ہیں نہ یہ سچا ہوا ہمیشہ جھوٹ اور بکواس بکتا رہا اس کی بددعا کا نشانہ مولوی ثناء اللہ مولوی عبدالحق غزنوی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ابراہیم ڈپٹی ۔ مرزا احمد بیگ۔ سلطان محمد خاوند محمدی بیگم ۔ غرضیکہ کہاں تک خصوصاً ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے تو مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا اور یہ سب مرزے کے جلانے کے لئے زندہ رہے مرزے کے مرنے کے بعد فوت ہوئے بعض تو ابھی تک زندہ ہیں جیسے مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ مرزے کی عمر رفتے اور دکھی گئے اور فخر یہ کہتا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں ہر مہلک مرض سے محفوظ رکھوں گا بچائے رکھوں گا اور ہر ذلت سے بچاؤں گا لعنتی موت سے بچنے کی بڑی کوشش کی مگر آخر بچ نہ سکا۔

اپنے مطلب کے لئے نانک کا چولہ سلایا آسمان سے منگوا لیتا اور حدیث میں جو علی علیہ السلام کے نزول کے وقت چادریں ہونگی ان پر مخول بازی "سوتی ہیں اونی ریشمی۔ پشمینہ یا کسی کی رنگی کسی نے سیکر دیں اور بستر کہاں سے آیا۔ عیسےٰ وہاں کھاتے تھے وغیرہ احادیث اور قرآن مجید کی رنص۔ وان من اھل الکتاب الا یؤمنن بہ قبل موتہ

اور کثیر احادیث کا انکار بلکہ مخول کرکے ٹال دینا کیا اسلام ہے کوئی مسلمان ہو کر شریعت مطہرہ کے ساتھ مسخری کرسکتا ہے اور معزز خاندان کی خاندانی اور واللہ یعصمک من الناس وانا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اور میں تجھے ہر بات میں کامیاب کر دوں گا کیا کیا بتاؤں ایسے بیدین کا یا تو عقل سلیم ہے تو پرلے درجے کا بیدین تھا اور اگر بے عقل ہے تو اس کا اتباع کرنا بھی بے عقلی ہے کہ پاگل کی بات کو کوئی عقلمند قبول نہیں کرتا اسکی خبریں متضاد ہیں کبھی ایک بات کرتا ہے تو کبھی اسکی ضد کرتا ہے اس کی باتونکو عقلمند سوچ سکتا ہے دیکھو دو چادریں عیسٰے علیہ السلام کی حدیث میں آئی ہیں یہ عقلمند انکو ذیابیطس بیماری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے کہ دربار میں ایک ۲۰ برس اور دوسری پچیس برس اسکے ساتھ لاحق رہیں اور دردگردہ قولنج زحیری دق سعال ۱۰۰ بار ایک شب و روز میں آجانا یہ چادروں کے حاشیہ تھے ڈاکٹر صاحب نے وہ گت مرزا صاحب کی بنائی کہ شاید و باید مکار و غدار بے ایمان مفتری کذاب ملعون پیٹ پرست وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی دعا عزت اور خدا کا عزت دینے کے وعدہ کے بجائے ذلت کا وعدہ پورا کیا سب مرادیں پوری نہ ہونے کا وعدہ پورا کیا جو اربعین ص ۱۷/۱۹ میں مکتوب ہیں. اربعین تجھے ۸۰ سال زندہ رکھوں گا مگر غلط. تیری عمر واپس لاؤں گا مگر جھوٹ ص ۹۵ ہر ایک جنت سے تجھے محفوظ رکھوں گا تحفہ گولڑویہ مگر بیچارہ چالیس ۴۰ سال عذابوں اور دکھوں میں گذاری. جب ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو کوسا تو مرزا صاحب نے اپنے لئے یہ دعا تجویز کی کہ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم سچ کہتا ہے کہ میں لعنتی ہوں کذاب ہوں بیس پچیس برس سے خدا پر افترا باندھتا ہوں تو خدا مجھے ایسی موت دے جسکے آگے بھی لعنت ہو اور پیچھے بھی موت ہو سو مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی تاریخ مقرر شدہ پر لعنتی موت یعنی ٹٹی میں بروز منگل ہلاک اور مر گئے یہ تھی نبی کی پیشگوئی احمدی اس کو سند رکھیں کہ کام آئے. مرزا صاحب ایسے جھوٹے ثابت ہوئے کہ

ڈاکٹر صاحب جنکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کی تھی وہ سنہ ۱۹۲۰ء تک زندہ رہے اور مرزا صاحب سنہ ۱۹۰۸ء میں لعنتی اور جھوٹی موت مر گئے یہ ہیں مرادیں جو . مرزا صاحب کی ایسے ہی مرزا صاحب نے احمد بیگ محمدی بیگم کے والد جن کو مرزے صاحب رشتہ داری کے حیلے بہانہ مکر و فریب لالچ دھمکی دے دلا کر جب کام نہ نکلا احمد بیگ اور محمدی بیگم والدہ قابو میں نہ آئے تو احمد بیگ کو موت کا پیغام پہونچا دیا مگر وہ بھی غلط نکلا اس میعاد مقررہ میں احمد بیگ فوت نہ ہوا پھر مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق غزنوی مباہلہ کیلئے بلایا تو الٹا اس کا بیٹا مر گیا پھر مرزا صاحب مولوی غلام دستگیر کے مباہلہ موت شائع کرائی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۵۰۰ انعام اسکو دیا گیا کہ جو ثابت کر دکھائے مولوی دستگیر صاحب نے مباہلہ کی شرط رکھی ہے اور دیکھئے مرزا صاحب کی راستگوئی ڈپٹی آتھم کیلئے پیش گوئی کی کہ پندرہ ماہ کے اندر آتھم مر جائیگا. اسکو الہام ہوا منجملہ میرے نشانوں ایک نشان آتھم والا ہے نزول المسیح ص ۱۶۳/۱۶۹ جو بہت صفائی سے پورا ہوا حقیقۃ الوحی ص ۲۱۲ . آتھم مر تو گیا (رہا ہے جب مرے) میعاد میں نہ مرے تو مرنا کیا یوں تو مرزا بھی مر گیا) پھر فرماتے ہیں صادق کی زندگی میں مر گیا نزول المسیح ص ۱۶۹ جب پندرہ ماہ گذر گئے اور پادری آتھم نہ مرا جسکی موت کے دنیا کے لوگ ہندو مسلمان عیسائی منتظر تھے پس وہ پندرہ ماہ گذرنے تک نہ مرا تو مرزا مارے شرم اور غم کے اندر گھس گیا. باہر نکلنا مشکل ہوا مگر آخر باہر نکلنے کیلئے بہانہ سوچا کہ وہ ضرور میعاد مقررہ پہ مر جاتا مگر اس نے ستر آدمیوں کے سامنے توبہ کر لی (ان لوگوں نے ملک الموت کو ٹال دیا تو آتھم نہ مرا) یہ سب جھوٹ اور بکواس ہیں ان میں سے ستر آدمی کونسے ہیں ذرا فہرست، تو مرزا صاحب کے حامی دکھائیں اور مرزا صاحب ضرورۃ الامام میری روحانیت کا خدا کفیل ہے میں سارے جہان کی معقولیت اور فلسفیت کے مسافر ہو کر آبادیوں میں سب پر غالب ہوں کوئی مجھ پر غالب نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا نے روشنی کی فطرت مجھ میں ڈالدی ہے. جب پادری آتھم

نے مرزا صاحب سے سوال کیا کہ مسیح بطور معجزہ پیدا ہوئے ہیں یا نہ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ اگر مسیح بغیر باپ کے پیدا ہو تو کیڑے مکوڑے بھی باپ بغیر پیدا ہو جاتے ہیں جب برسات آتی ہے تو عام کیڑے مکوڑے ہو جاتے ہیں اور پھر عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی فوقیت جتلانے کیلئے کہہ بار روحانی طور پر میں بغیر باپ کے پیدا ہوا کہ کتنے کیڑے برسات میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں جنگ مقدس صفحہ پادری صاحب نے مرزا صاحب سے دریافت کیا کہ جناب آدم کو کیڑوں مکوڑوں کی مناسبت عجوبہ نہیں دیکھتے (آتھم) مگر آدم علیہ السلام کا سلسلہ سے شروع ہوئے اور مخلوق بڑھتی گھٹتی آتی مگر عیسیٰ تو اسکے معجزہ سے پیدا ہوئے کہ آدم علیہ السلام سے مدت کا یہ سلسلہ جاری تھا مگر درمیان آکر عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ نیا سلسلہ معجزہ ہے ورنہ درمیان میں بن باپ اور کوئی دکھائے۔ مگر مرزا صاحب لاجواب ہو گئے (پھر مرزا صاحب غصہ میں آگئے)۔ اس وقت میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آتھم پندرہ ماہ کے اندر نہ مر جاوے تو جھوٹے کو سزا دی جائے بلکہ اگر یہ مرے تو مجھ کو ذلیل کیا جائے گلے میں رسہ ڈالا جائے پھانسی دیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے میں تیار ہوں۔ اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ زمین آسمان ٹل جائیگا مگر یہ بات نہ ٹلے گی۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار کی جائے اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹-۱۹۰ انتظار کرتے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام کو پندرہ ماہ خوبی سے اور خیریت سے گزرے ۶ ستمبر کو آتھم کے گلے میں عیسائیوں نے ہار پہنا کر ہاتھی پر سوار کر کے گلی کوچوں میں پھرایا ایک آدمی فرضی مرزا صاحب کی شبیہ نقل بنا کر اسکا منہ کالا کر کے مرزا صاحب فرضی کا بازار میں نچایا دیکھو الہامات مرزا صفحہ ۳۰ اور ساتھ یہ اشعار پڑھتے گئے

لے ہو سن رسول قادیانی ٭ لعین بیجا شیطان ثانی ٭ نچادے ریچھ کو جیسے قلندر
یہ کہکر تیری مر جاوے جلد نانی ٭ نچادیں تجھ کو بھی ایک ناچ البلہ ٭ یہی ہے اک مصمم دل میں ٹھانی

بالآخر ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء آتھم موت طبعی سے مرا نہ آسمانی ہلاکت نہ زمینی اور نہ

وبائی مرض جیسے کہ مرزا کا دعویٰ تھا۔ القصہ مرزا جھوٹا ثابت ہوا کہ جو پندرہ ماہ مرزا صاحب نے مقرر کی تھی اسمیں وہ نہ مرا پس مرزا صاحب حسب تحریر خود بدترین شیطانوں اور بدکاریوں اور منہ کالوں لعینوں سے بڑے حقدار پھانسی کے لائق سزا موت کے لائق تھے۔ یہی معنی ہیں اکارہ پیغمبر پسے مرے اپنی دعا کو اپنے ساتھ لے گیا۔ مرزا صاحب کی دعا کہ خدا نے میری دعا سن لی اور شعبدہ بازی سے کہہ لیا اور عزت بخشی مگر ایسی عزت خدا تعالیٰ کسی شخص کو نہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو عزت بخشی مرزا صاحب فخر۔ تعظیم ہوئی کہ مرزا صاحب البدریہ صفحہ ۱۷ میں لکھتے ہیں" ڈپٹی کمشنر نے چہرہ میں لکھا کہ محمد حسین بٹالوی مرزا کا سخت دشمن ہے پھر مرزا فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے دجال اور کذاب مفسد مفتری مکار ٹھگ فاسق فاجر خائن کہا اور دیگر گالی دیں خود گالی دیں اور جعفر زٹلی سے گالی دلوائیں ضمیمہ حقیقت الوحی صفحہ ۲۱ طرح طرح کے افترا اور گندی گالی دیں اور لوگوں سے دلوائیں کشف الغطاء صفحہ ۲۵۔ مجھے ایسی گالی اور گندی گالیاں دیں جو ہزاروں چماروں سے بدتر تھی آسمانی فیصلہ صفحہ ۔ یہ شخص میری جان کا دشمن ہے۔ البدریہ صفحہ ۱۷۔ مرزا صاحب جانتے تھے ان لوگوں کو دبانا اور رعب میں لاکر گھر سے نکلنے سے بچ رہونگا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کہ کھلی دھمکی دیکر۔ کہ تم میرے مقابلہ میں نہیں آسکتے ہو اگر طاقت ہے تو آؤ ادھر اشتہار دیدیا کہ دیا مقابلہ میں نہ آسکا۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کو جب خبر پہنچی تو قادیان جا پہنچے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزے کو اطلاع دی کہ میں حاضر ہوں۔ مرزا صاحب نے جواب لکھا کہ آپ پرچہ اہلحدیث میں مجھے ہمیشہ مردود کذاب دجال مفسد جو میری بہت توہین کا باعث ہے اگر درحقیقت میں ویسا ہی ہوں جیسے آپ مجھے گمان کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں اور اگر میں ویسا نہیں جیسا آپ مجھے کہتے ہیں تو۔۔۔ آپ انسانی ہلاکت بلکہ خدائی عذاب ہیضہ یا طاعون یا دیگر وبائی امراض یا آفت ارضی یا سماوی سے میری زندگی میں آپ پر وارد ہو

تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا مالک سمیع بصیر تمکو نابود کر دے۔ اسی لئے تیری بارگاہ مقدس میں عرض کرتا ہوں کہ میرے اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان حق کا فیصلہ کر دے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

عبد اللہ غلام احمد ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔

یہ ہیں مرزا صاحب کی من مانگی مرادیں۔ اور دیکھئے مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے مرزا صاحب سے واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتھم کے متعلق دریافت فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے بنی اسرائیل یعنی یہود کو تجھ پر غلبہ نہ ہونے دیا جبکہ تمہیں دکھ دینے لگے بچا لیا (آسمان پر پہنچا دیا) تفسیر ابن عباس میں ہے (اذ ھموا بقتلك) تو صلیب دینے کے کیا معنے خدا تعالیٰ نے تو انکو بچا کر آسمان پر بھیجدیا تم کہاں سے کہتے ہو کہ وہ صلیب پر چڑھ کر مر گئے۔ مرزا صاحب لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔

یہ تھی مرزا کی نبوت و الہامات کی بارش اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی۔ میری جماعت کے سامنے ایک قطرہ سے دریا بن گیا (آریہ دھرم) اور یہاں مرزا صاحب کا قد خشک ہو کر قطرہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا اے مرزا تیرا تخت سب سے اونچا ہے حقیقۃ الوحی ص۔ روحانی مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا انجام آتھم ص۶۱۔ خدا تیرے دشمنوں پر حملہ کریگا حقیقۃ الوحی ص۱۰۳۔ خدا کے ساتھ ہر روز ہمکلام ہوتا ہوں چشمہ مسیحی ص۱۳ حالت بیداری میں حضور کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہوں ازالہ ص۱۹۱

تعجب کی بات ہے کہ مرزا کو دشمنوں سے بار بار شکست ہوئی اور ہر بار نادم کیا مگر نہ خدا تعالیٰ نے ہر روز کی ہمکلامی میں خبر دی نہ حضور علیہ السلام نے حالت بیداری میں خبر دی اتنی جرأت ان لوگوں سے کہ جن کا بالا تذکرہ گذرا کذاب و مکار و لعنتی ۔۔ وغیرہ جو واقعات آنے والے تھے نہ خدا تعالیٰ نے خبر دی (بات یہ ہے کہ کذاب لعنۃ اللہ علی الکاذبین) کو جھوٹ بولنے سے عار نہیں آتی)

دراصل بات یہ ہے کہ مرزا اور اس کے بعض رشتہ دار دہریے اور بے دین تھے ان کا ایمان ہی نہ تھا شریعت کے ساتھ تمسخر کرتے تھے مسلمان بھولے بھالوں کو اپنے داؤ پیچ میں لا کر پیسہ بٹورنا مقصود تھا اب مرزا کی حقیقت دیکھ لو آئینہ مرزا ص۷۶۔ ۹۵ ملاحظہ ہو براہین ص۹۵ پر ملحدانہ ابیات تحریر شدہ موجود ہیں دیکھ لیں۔ آئینہ مرزا ص۲۴ بر حاشیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ہر مذہب و ملت کو دیکھا بھالا اس میں کچھ نہیں پایا اور ص۱۹۵ آئینہ مرزا میں کرامت پیشگوئی انسان عقل سے کر سکتا ہے ص۱۲۔ اجتہادی غلطیاں انبیاء سے ہوتی ہیں ازالہ ص۴ نبیوں اور محدثوں کی تمام پیشگوئی صفائی سے لازم جاننا جھوٹ ہے (جنے سچی نہیں ہوتی) ص۲۲۰ یہ اپنے آپ پر قیاس کرنا تھا۔ جیسے میری باتیں سچی نہیں ہوتیں ویسی ہی انبیاء کی باتیں سچی نہیں ہوتیں نعوذ باللہ من) خدا کے وعید کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنی و حدیث لازمی نہیں۔ حقیقۃ الوحی ص۳۸۹۔ کبھی کبھی پیشگوئی پوری نہیں ہوا کرتی۔ استعارات کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے ازالہ ص۲۳۴ ص۱۔ کبھی خدا وعدہ کر کے پورا نہیں بھی کیا کرتا ہے حاشیہ حقیقۃ الوحی دوم ص۱۷۱ (محمدی بیگم والا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تبھی مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو خلاف وعدہ کرنے والا کہہ رہے ہیں)

یہ حالت مرزا کی اور یہ عقیدہ آپ کا تھا۔ اب آپ مرزا صاحب کے خاندان کی زمینداری کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ” مرزا امام الدین ہماری برادری کا تھا۔ وہ آریہ سماج میں داخل ہو گیا (سرمہ چشم آریہ ص۱۳۶۔ بقول مرزا ” میرے بہنوئی کا خالہ زاد بھائی عیسائی ہو گیا تھا البریہ ص۱۴۳۔ بقول مرزا صاحب یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا

احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار تھا مگر دین کے سخت مخالف تھے صنہ؟ اور ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اللہ جل شانہ' کو اور رسول صلعم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا (شاید مرزا صاحب کو اس سے دلی عداوت ہوگی ورنہ مرزا صاحب کب دیندار تھے) اور یہ سب مجھ کو مکّار خیال کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے اور صوم وصلواۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے (آئینہ کمالات صنہ ٣٤٠)

مرزا کی قوم کو لیڈری کا بڑا شوق تھا کسی شاعر نے خوب کہا ہے

یک قاطع نسل ویک مسیحائے زماں
یک متھرلال بیان دوراں
افتد چہ گند بقادیانست گاہے
اں خانہ تمام آفتاب است بداں

یہ مختصر کیفیت ہے مرزا صاحب کی اور آپ کے خاندان کی مرزا صاحب اقوال (ستفادہ) مرزا صاحب کے اقوال مرزا صاحب کے اخلاق مرزا صاحب کی چالاکیاں مرزا صاحب کی انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسٰی علیہ السلام کی گستاخیاں اور اہلبیت کی بے ادبیاں اور علمائے اور مسلمانوں کے حق میں بے باکیاں اور ناپاکیاں بیان کرنا منصف مزاج انسان انصاف کرسکتا ہے. کہ مرزا صاحب نبوت کے لائق تھے یا جو کچھ ان کے مخالفوں نے خطابات مرزا صاحب کو عطا فرمائے ہیں ان کے لائق ہیں یا اپنی منہ مانگی دعا کے قابل ہیں بدتراز شیاطین اور ملعون تراز ملعون ہیں، روسیاہی اور رتبہ درگردی و پھاہی وغیرہ کس بات مرزا صاحب قابل ہیں پس آپ اپنے انصاف سے ان کو خطاب دیجئے۔ میں تو ناقل تھا جو کتب وحالات سے معلوم ہوا ہے۔

جو کچھ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے خاندان کے کلمات دل سوز بیتے یا مولوی ابراہیم مولوی ثناء اللہ مولوی عبدالحق مولوی محمد حسین بٹالوی یا دیگر علمائے عجم و عرب کے فتوئے اور حکم مرزا صاحب نے سنے اور آتھم کے رفقا سے لعن طعن سنے وہ تو مرزا صاحب جانتے ہیں اور ان کے رفقا اور جو کچھ حضرت پیر مہر علی شاہ اور جماعت علی شاہ مفتی غلام مرتضےٰ ودیگر علمائے کرام نے مرزا انکیستی دیں وہ مطبوع موجود ہیں۔

اب خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرزائی احمدی قادیانیوں کو خدا تعالےٰ ہدایت کرے وہ تعصب کی پٹی اتار کر صراط مستقیم پر آکر خاتمہ بالخیر کی سعی کریں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائیں۔

نوٹ خاص:

میرا دنیاوی نزاع کسی قسم کا مرزا صاحب یا انکی جماعت سے ہرگز نہیں اور نہ کوئی عداوت ہے لوگوں کی اگاہی کے لئے یہ چند سطور لکھیں راہ راست پہ لانا اس ہادی برحق کا کام و انعام ہے۔

کاتب السطور۔ عبدالغفور ساکن ڈاکخانہ مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور

خلاصہ مذہب قادیانی کا یہ ہے۔ (١) انا انزلناہ قریبا من القادیان قرآن مجید کی نقل اتارنا (٢) نئے زمین اور آسمان بنانا (٣) حضور علیہ السلام کے معراج جسمانی کا منکر ہونا

(۴) قرآن مجید کو اپنے منہ کی باتیں بتانا (اشتہار لیکھرام ۲ مارچ ۱۸۹۶ء)
(۵) فرشتے و کواکب کا نام تصور رکھنا (۶) فرشتوں کا زمین پر نہ اترنا۔
(۷) انبیاء علیہم السلام کو کاذب بتانا (ازالہ ص ۶۲۹) (۸) حضور علیہ السلام
وحی کو غلط کہنا۔ جیسے صلح حدیبیہ کے خواب کو غلط کہا (۹) یوسف نجار
کا بیٹا عیسےٰ علیہ السلام کو کہنا (۱۰) حضرت مریم اور عیسےٰ علیہ السلام کے
خاندان کی توہین کرنا (۱۱) اپنے باپ کی مسجد کو مسجد الحرام کے برابر
سمجھنا (۱۲) معجزات کو مسمریزم کہنا (۱۳) براہین احمدی کو خدا
کی کلام کہنا ازالہ ص ۳۳۳ (۱۴) اپنے آپ کو سچا رسول و نبی کہنا
دافع البلاء ص ۱۱ (۱۵) اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی اولاد کہنا۔
(۱۶) ابن مریم کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
یہ ہے خلاصہ بطور نمونہ ورنہ اسکا مذہب بہت ہیچ پوچ ہے۔

مطبوعہ خالد پریس سرگودہ باہتمام محمد اختر خان منیجر طبع شد